



## سوال

(253) کیا تعدد زوجات کی صورت میں عدل و انصاف شرط ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعدد ازواج کے لئے کیا حکم ہے، اگر یہ جائز ہے تو کیا عدل و انصاف شرط ہے؟ کیا یہ بھی عدل و انصاف کا حصہ ہے کہ مباشرت کرنے اور شب بسری کرنے میں بھی مساوات ہو؟ جو شخص عدل و انصاف تو کر سکتا ہو لیکن تعدد ازواج سے اس کا مقصود فخر و مباہات ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تعدد ازواج اس شخص کے لئے سنت ہے، جس میں اس کی طاقت ہو اور اس سے اس کا مقصود عفت و پاکبازی، غضب بصر، تکثیر نسل اور امت کی حوصلہ افزائی ہوتا کہ امت اس حلال طریقے کو اختیار کر کے حرام سے بچ سکے اور امت مسلمہ کثرت کے اسباب کو اختیار کر سکے تاکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی کثرت ہو یا اس طرح کے دیگر نیک مقاصد پیش نظر ہوں تو پھر تعدد ازواج سنت ہے اور اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْبَيْتِ فَانكِحُوا نِسَاءَ آبَائِكُمْ وَأُمَّهَاتِكُمْ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْلَمُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعْلَمُوا (النساء ۳/۴)

”اور اگر تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کر لو اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔“

اور فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب ۲۱/۳۳)

”یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) کی ذات میں بہترین (عمدہ) نمونہ موجود ہے۔“

نبی ﷺ کے جہلہ عقد کئی ازواج مطہرات تھیں، آپ ان میں عدل و انصاف فرمایا کرتے تھے اور پھر اس کے ساتھ یہ دعا بھی فرماتے کہ:

(( اللهم حذا قسمي فيما املك فلا تلمني فيما تملك ولا املك ))



”اے اللہ! یہ میری وہ تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں اور اس میں مجھے ملامت نہ کرنا جس کا تو مالک ہے مگر میں مالک نہیں ہوں۔“

اس حدیث کو اہل سنن نے باسناد صحیح روایت کیا ہے، نبی ﷺ کی مراد یہ ہے کہ انسان کے لئے ان امور میں عدل و انصاف واجب ہے جو اس کے اختیار میں ہیں مثلاً خرچ کرنا اور شب بسر کرنا وغیرہ لیکن محبت اور مباشرت وغیرہ ایسے امور ہیں جو انسان کے مقدر میں نہیں ہیں۔ مسلمان بیک وقت چار سے زیادہ عورتوں کو اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا جیسا کہ اس سلسلہ میں وارد صحیح سنت سے ثابت ہے جس سے اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی ہو جاتی ہے، واللہ ولی التوفیق۔

## مقالات و فتاویٰ ابن باز

342 صفحہ

محدث فتویٰ